OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/index.php/ai

جاسوس اور جاسوسی سے متعلقہ احکام (قرآن وسنت کی روشنی میں)

Rules relating to Spy and espionage, In the light of Quran and Sunnah.

Dr. Fazal Wadood
Associate Professor
Government Degree College Smar Bagh Dir Lower
fazalwadood@hed.gkp.pkORCID ID. https://orcid.org/0000-0002-7459-8282

Dr. Khalil Ul Rahman
Assistant Professor,Departmemnt of Dawa and Islamic Culure
International Isamic University Islamabad
Email:Khalil-rehman@iiu.edu.pk ORICD ID.https://orcid.org/0000-003-4511-4012

Abstract

Qur'an and Hadith have discussed about curiosity and spy from different angles,There are some types of curiosity, some of which are legitimate and some of which are illegitimate.Curiosity is actually a forbidden and prohibited act, but this is also a fact That the basic tasks of an Islamic state are to achieve and maintain security, world peace and to implement the goals of Islamic Shari'a.And all this is possible when there is a strong surveillance system and it is easy for the government to trace people who are suspected of espionage.When someone commits a crime and the criminal goes into hiding, it becomes the duty of the government to investigate the criminal, find out their whereabouts so that the crime can be eradicated. It is permissible for the state to spy against enemies. Rather, in the event of a war between Muslims and others, it is obligatory and necessary for the Imam of the Muslims to pay full attention to it.Some forms of curiosity are also forbidden, for example: spying on the defects and secrets of Muslims, Whether it is eavesdropping, or seeing it, it does not serve any legitimate purpose, nor is it intended to prevent an anticipated harmful effect. The most dangerous espionage is that which is done for the sake of harming the country and its servants, for the sake of betraying God Almighty and Muslims,In order to inform the enemies through it, and to divide and disperse the Muslim forces.This article provides guidance on these types, so its importance is clear.
Key Words: *Spy, Curiosity, Legitimate, Illegitimate, Secrets, Defects.*

CC BY

اہمیت موضوع

تجسس اور جاسوس کے متعلق قرآن وحدیث نے مختلف زاویوں سے بحث کیا ہے، تجسس کے کچھ اقسام بھی ہیں جن میں سے بعض جائز ہے بعض ناجائز ہیں۔ تجسس اصل میں حرام اور ممنوع کام ہے مگر یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ اسلامی ریاست کے بنیادی کاموں میں سلامتی کا حصول اور حفاظت کی پاسداری، عالمی امن کا حصول اور رواداراسلامی شریعت کے اہداف کو نافذ کرنا ہے، اور یہ سب ممکن ہے جب جاسوسی اور سراغ رسانی کا مظبوط سسٹم ہو اور جاسوسی اور شکوک وشبہات میں مبتلا لوگوں کا سراغ لگانا حکومت کے لئے آسان ہو۔ جب کوئی جرم کرے اور مجرم چھپ جائے تو حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ مجرم کے بارے میں تفتیش کرے، ان کے خفیہ ٹھکانے معلوم کرے تاکہ جرم کا قلع قمع ہو جائے۔ ملت اسلامیہ کو جارحیت سے بچانے کے لیے، اور دشمنوں پر فتح کے لیے صحیح منصوبہ بندی کرنا، اور ریاست کی دشمنوں کی چالوں اور تدبیروں سے پوری طرح باخبر ہونا اور ان باتوں سے جن کو وہ چھپاتے ہیں، دشمنوں کے خلاف جاسوسی کرنا ریاست کے لیے جائز ہے۔ بلکہ مسلمانوں اور دوسروں کے درمیان جنگ کی صورت میں مسلمانوں کے امام کے لیے اس کی طرف بھرپور توجہ دینا واجب اور لازم ہے۔

تجسس کے کچھ صورتیں حرام بھی ہیں مثلاً: مسلمانوں کے عیوب اور رازوں کی جاسوسی اور تجسس سے ان کے عیوب کو تلاش کرنا اور تجسس کی شوق کو تسکین دینا، خواہ یہ کان لگا کر سننے سے ہو، یا اسے دیکھنے سے ہو، اس میں نہ کسی جائز مقصد کا حصول ہو اور نہ اس کا مقصد متوقع نقصان دہ اثر کی روک تھام ہو۔

سب سے گھناؤنے، قابل مذمت، اور خطرناک ترین جاسوسی وہ ہے جو ملک اور بندوں کو نقصان کی خاطر، خدا تعالیٰ اور مسلمانوں کے ساتھ خیانتکی خاطر کی جاتی ہے تاکہ اس کے ذریعہ دشمنوں کو آگاہ کیا جائے، مسلمانوں کی قوت کو تقسیم اور ان کو منتشر کیا جائے۔ پس اسی قسم کی جاسوسی اصل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانا ہے اور یہ بڑے خطرے کا باعث بنتا ہے کیونکہ جو بھی مسلم اس کو انجام دیتا ہے وہ مسلمانوں کے ہاں رہتا ہے اور اس کو وہ کچھ پتہ ہوتا ہے جو مسلمانوں کے بارے میں غیر مسلموں کو پتہ نہیں ہوتا، یہی سے وہ غیر مسلموں کی مدد کرتا ہے جو مسلمانوں کی شکست کا سبب بنتا ہے۔ اس ارٹیکل سے ان اقسام کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے اس لئے اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

موضوع کو اختیار کرنے کے اسباب

1- تجسس کے مفہوم اور اقسام کو واضح کرنا۔

2- تجسس سے متعلقہ احکام کو قرآنی آیات اور احادیث سے واضح کرنا۔

3- مشروع اور غیر مشروع تجسس کو واضح کرنا۔

تجسس کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

تجسس کا وزن "تفعل" ہے اس کا مادہ اور اصل "جس" تھا اور جس کا بنتا ہے معنی ہاتھ لگانا، عربی کہاوت ہے " جس الشخص بعینه "یعنی کسی چیز کی طرف تیز اور گہری نظر سے دیکھنا تاکہ اس چیز کے متعلق خوب چھان بین اور اس کا صحیح پتہ لگ جائے۔ "جس" کا مطلب و معنی خبروں کے متعلق تفتیش اور بحث کرنا بھی ہے، کہا جاتا ہے" وتجسس الأمر إذا تطلبه وبحث عنه "یعنی کسی چیز کے متعلق ٹوہ لگانا اور طلب اور بحث کرنا۔ اور سی سے لفظ "جساسہ" نکلا ہے، یہ (جساسہ) سمندر کے جزیروں میں ایک ایسا جانور ہے جو خبر کا پتہ لگاتا ہے اور اسے دجال تک پہنچاتا ہے (1)۔

دوسرا لفظ تحسس ہے اس کا مادہ اور مصدر "حس" اس کا معنی ہے: "البحث عن الشيئ" کسی چیز کے متعلق جستجو کرنا، مطلب تجسس اور تحسس ایک ہی معنی میں ہے [2]. اور کسی نے فرق کرتے ہوئے کہا ہے کہ تجسس کا مطلب ہے پوشیدہ چیزوں کے متعلق معلومات کرنا اور اس کا استعمال اکثر شر کے کاموں میں ہوتا ہے، پس جاسوس کا مطلب ہوا: برائی کے کاموں کا راز رکھنے انسان۔ اور تحسس کا معنی ہے: جو انسان اپنے کچھ حواس سے محسوس کرتا ہے، اور اس کا استعمال خیر کے کاموں میں ہوتا ہے [3]. ایک اور فرق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ: تجسس کا مطلب ہے کہ تفتیش کسی دوسرے شخص کے لئے ہو، اور تحسس یہ ہے کہ تفتیش اپنے کے لئے کرے۔ ایک فرق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کہ تجسس کا مطلب ہے لوگوں کے پرائیویٹ زندگی کو زیر بحث لانا اور اس کے متعلق تفتیش کرنا، اور تحسس کا مطلب ان کو سننا ہے [4].

ان اقوال کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے تجسس اور تحسس ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ وہ ایک مفہوم اور تصور کی طرف اشارہ کیا، معنی بنتا ہے کہ: خبر کی پوشیدہ طریقہ سے تلاش اور اس کی جانچ کرنا۔

جاسوس کا اصطلاحی مفہوم:

جاسوس کا وزن فاعول ہے اس کا مادہ "جس" ہے کیونکہ وہ جو چاہتا اور جو کرتا ہے وہ چھپ کر اور باریک بینی کرتا ہے [5]۔

فقہ کی اکثر کتابوں نے جاسوس کا ذکر "عین "کے معنی میں کیا ہے اور "عین" کا معنی جاسوس ہے [6]۔ جاسوس کو عین (عین کا معنی عربی میں آنکھ کے ہے) اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا کام آنکھ سے ہے یا دیکھنے ہیں وہ اتنا شدید دلچسپ اور

منہمک ہے گویا اس کا سارا جسم آنکھ بن گیا ہے[7]۔

عین (جاسوس) کا مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے: وہ عوام کا جاسوس ہوتا ہے، مسلمانوں کے راز معلوم کرتا ہے، اور کافروں کے گھر تک خبریں پہنچاتا ہے۔[8]. اور یہ تعریف بھی کی گئی ہے:

"وہ شخص جو مسلمانوں کے رازوں کا خبر لیتا ہے اور ان کو دشمن تک پہنچاتا ہے۔[9].

جاسوس کییہ دونوں تعریفیں جاسوس کے لغوی معنی سے مختلف نہیں ہیں جیسا کہ یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے، اور یہ اپنے الفاظ کے لحاظ سے عام ہیں، اور ان میں ہر وہ شخص شامل ہے جو مسلمانوں کے رازوں سے

پردہ اٹھاتا ہے، اور ان تک پہنچاتا ہے۔ دشمن چاہے مسلمان ہو یا کافر[10]۔

جاسوسی ایک پیشہ ہے، مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے: "جاسوسی کا پیشہ، جو ایک منظم کام ہے جس کو ممالک کی طرف سے خبروں کی جاسوسیکرنے اور رازوں کو تلاش کرنے، اور انہیں ان تک پہنچانے، اور جاسوسی کے لیے بنائی گئی ہے [11].

تجسس کے دو بڑے اقسام: 1- مشروع تجسس۔ 2۔ مذموم تجسس

مشروع تجسس کے دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: مشکوک افراد اور مجرموں کے خلاف ریاستی جاسوسی، ان کا سراغ لگانا، اور رعایا کی حالت پر نظر رکھنا.

تجسس اصل میں حرام اور ممنوع کام ہے مگر یہ بھی مسلمات میں سے ہے کہ اسلامی ریاست کے بنیادی کاموں میں سلامتی کا حصول اور حفاظت کی پاسداری، عالمی امن کا حصول اور رواداراسلامی شریعت کے اہداف کو نافذ کرنا ہے، اور یہ ممکنات میں سے ہے اگر جاسوسی اور سراغ رسانی کا مظبوط سسٹم ہو اور جاسوسی اور شکوک وشبہات میں مبتلا لوگوں کا سراغ لگانا حکومت کے لئے آسان ہو۔ جب کوئی جرم کرے اور مجرم چھپ جائے تو حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ مجرم کے بارے میں تفتیش کرے، ان کے خفیہ ٹھکانے معلوم کرے تاکہ جرم کا قلع قمع ہو جائے۔

علامہ ماوردی رقمطراز ہے: اگر محتسب یا کسی اور کو کچھ علامات کو دیکھ کر غالب گمان سے پتہ چلے کہ لوگ برائیمیں مبتلا ہیں اور اس کو پوشیدہ طور پر کرتے ہیں، تو یہ دو حالتوں سے خالی نہ ہو گا۔

اولا: جس میں تقدس کی پامالی ہو اس انداز سے کہ پھر اس کا تدارک ممکن نہ ہو، جیسا کہ کوئی محتسب کو وہ شخص خبر دے جس کے سچے ہونے کا محتسب کو یقین ہو کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ خلوت میں اسے قتل کرنے کے درپے ہے یا کوئی کسی عورت کے ساتھ خلوت کر کے اس کے ساتھ زنا کرتا ہے تو ایسی حالت میں جاسوسی کرنا اور مجرم کا تعاقب کرنا جائز ہے۔

ثانیا: جو بھی اس درجہ سے نیچے ہو، تو پھر پردہ اٹھانا اور جاسوسی جائز نہیں[12].

امام غزالی نے تواس دوسری صورت کو جائز قرار دیا ہے بشر طیکہ برائی کھلی ہو اور پوشیدہ نہ ہو، پس جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے اور اپنیعورت کو ڈھانپ لے تو اس کی جاسوسی کرنے کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ وہ گھر میں ظاہر نہ ہو اور باہر سے معلوم نہ ہو، جیسے بانسری اور تاروں کی آوازیں، یا تیز آوازویں جو گھر کی چار دیواری سے آگے نکل گئی ہو، لہٰذا جو بھی اہل کاروں میں سے یہ بات سنے اسے گھر میں داخل ہونے کا حق ہے[13].

جائز تجسس کی ایک اور قسم:

یہ وہ قسم ہے جس میں حکمران اپنی رعیت کے حال احوال معلوم کرتے ہیں، اس کی ضرورت اس لئے ہے تاکہ حقیقت تک رسائی ہو جائے تاکہ لوگوں کو تسلی ملے، چیزیں منظم ہوں، زندگی پاکیزہ ہو، مقیم اور مسافر ہر قسم کے خطرے اور ناانصافی سے محفوظ رہیں، مظلوم اور غریبوں اور محتاجوں کی پہچان ہو، مدد کا ہاتھ بڑھایا جائے[14].

اس کی ایک مثال:

اسلم نے نقل کر کے کہا ہے: رات کے وقت مین حضرت عمر کی معیت میں شہر کے مضافات میں نکلا، ہمیں ایک گھر نظر آنے لگا، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے، وہاں ایک عورتدرد میں مبتلا تھی اور رو رہی تھی، عمر رضی اللہ عنہ حال احوال دریافت کیا تو وہ بولی: ۔ایک عرب عورت ہو اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ عمر روتے ہوئے اپنے گھر واپس گئے اور اپنی بیوی ام کلثوم کو حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا: کیا تمہیں اللہ کی طرف سے اجر کی حصول کا رغبت ہے؟

اس نے کہا: ہاں، چنانچہ اس نے اپنی پیٹھ پر آٹا اور چربی اٹھار کھی تھی، اور ام کلثوم نے جو بچے کی ولادت کے لیے موزوں تھا، وہ لے کر آئے، توام کلثوم اس عورت کے پاس آئیں، اور عمر اس کی شوہر کے ساتھ بیٹھ گیا۔ چنانچہ اس عورت کے ہاں لڑکا ہوا، اور ام کلثوم بولی: مسلمانوں کے امیر، اپنے حبیب لڑکا ہونے کی خوشخبری سنادو۔[15].

حضرت عمر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہر کی پہرہ داری کر رہے تھےایک رات اس نے پڑوس کے ایک گھر میں لڑکے کے رونے کی آواز سنی تو اس نے اپنی ماں اس کے متعلق حال احوال پوچھا، اس نے کہا۔: میں آپ کا بیٹا رات سے روتا کیوں نہیں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: اے عبد اللہ، میں اسے دودھ چھڑانے میں مصروف ہوں، لیکنوہ اس پر امادہ نہ ہوا، اس نے کہا: کیوں؟ کہنے لگی: اس لیے عمر مسلمانوں کے پیسے سے نہیں دیتے سوائے اس لڑکے کو جسے دودھ چھڑایا گیا تھا۔۔ اس نے کہا: آپ کے اس بیٹے کی عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا: فلاں فلاں مہینہ، اس نے کہا: تم پر افسوس، اسے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو. چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ نے زیادہ غم سے فجر نماز دوران تلاوت روتے ہوئے پڑھی، پھر حکم دیا: اپنے بچوں کو دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو، کیونکہ ہم ہر نو مولود کے لئے حصہ ضرور مقرر کریں گے۔[16].

جائز جاسوسی کا ایک اور قسم: شکوک وشبہات اور گمراہی میں مبتلا لوگوں کا تعاقب کرنا اور امن وامان کے حصول اور

شہریوں کو سکون پہنچانے کے لیے جاسوسوں کی تقرری جائز جاسوسی سے ہے۔امام جوینی لکھتے ہیں: " اگر لوگوں میں گمراہی کا کوئی داعی موجود ہو اور سر اٹھانے لگے اور اس بات کا زیادہ امکان ہو کہ وہ فتنہ کی برائی سے باز نہیں آتا تو اسے روکنا، اس سے منع کرنا اور اسے دھمکانا ہے۔ اپنے قانون اور تحقیقات کو ختم کرنے کا خیال رکھا پھر دھمکی کا اعادہ کیا جائے گا، اور اسے وہاں سے دیکھا جائے گا جہاں سے اسے خبر نہیں ہوتی، اور نامعلوم افراد کو اس کے جائزے کے لئے نامزد کیا جائے گا جو مختلف شکلوں میں اس کے ساتھ بیٹھتے رہے گے، اگر وہ کچھ برائی اور غلط نظریات دکھاتا ہے تو وہ حاکم کو اس کی اطلاع دے گے پھر وہ اس کے خلاف تادیبی کاروائی، یا سزا دے گی[17].

دوسری صورت: دشمن کے خلاف جاسوسی۔

ملت اسلامیہ کو جارحیت سے بچانے کے لیے، اور دشمنوں پر فتح کے لیے صحیح منصوبہ بندی کرنا، اور ریاست کی دشمنوں کی چالوں اور تدبیروں سے پوری طرح باخبر ہونا اور ان باتوں سے جن کو وہ چھپاتے ہیں، دشمنوں کے خلاف جاسوسی کرنا ریاست کے لیے جائز ہے۔ بلکہ مسلمانوں اور دوسروں کے درمیان جنگ کی صورت میں مسلمانوں کے امام کے لیے اس کی طرف بھرپور توجہ دینا واجب اور لازم ہے۔

قرآن سے جائز ہونے کے دلیل:

اللہ تعالی کا عمومی فرمان ''وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ''[18]. ان کو کچلنے کے لیے قوت تیار کریں اور گھوڑوں بھی تیار رکھیں تاکہ اس سے تم دشمنان اسلام کو ڈر میں ڈال سکو اور ان کے علاوہ بھی، جو تمہیں معلوم نہیں، اللہ کو خوب معلوم ہے۔

اللہ جل وعلی شانہ مسلمانوں کو خبردار کیا دشمنوں سے لڑنے اور انہیں خوفزدہ کرنے کے لیے اپنی تمام تر قوتیں مہیا کریں اور تیار کریں اور دشمنوں پر طاقت کے اسباب میں سے ایک مناسب منصوبہ بندی، احتیاط اور مسلسل تیاری ہے تاکہ دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ بلاشبہ یہ بات دشمنوں کی خبروں اور ان کے منصوبوں کو جانے اور ان کی نقل و حرکت کا اندازہ لگائے بغیر مکمل نہیں ہوتی جبکہ وہ مسلمانوں کے خلاف فوجیں تیار کرنے اور جمع کرنے میں کیا مصروف ہو، اس لیے یہ آیت ہر طرح سے دشمنوں کے خلاف جاسوسی کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

پس دشمن کے متعلق ابتدائیمعلومات، اس کی عسکری، اقتصادی، سماجی، سیاسی اور اخلاقی صلاحیتیں اور اس کے قلعوں اور منصوبوں کی طاقت و کمزوریاں، یہ سب مسلمانوں کی طاقت اور ان کے اچانک حملے سے بچنے کے لیے پیشگی علم کی فراہمی کے اسباب ہیں، حکم خداوندی ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ)[19]. اے مسلمانو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو۔

سنت نبویہ سے درج ذیل دلائل ہیں:

1- حضر تجابر نے نقل کیا نبی کریم ﷺ جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا تھا: کون ہے جو دشمنان اسلام کی خبریں لائے ؟، زبیر بولا: : میں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر رسول کا کوئی مخلص دوست ہوتا ہے اور میرا مخلص دوست زبیر ہے[20].

2- انس بن مالک فرماتا ہے کہ حضرت محمد نے بسیسہ[21] کو حال احوال معلوم کرنے کے لئے منتخب کیا کہ وہ یہ معلوم کرے کہ ابو سفیان کے مشاغل مسلمانوں کے خلاف کیا ہیں[22].

یہ احادیث دشمنوں کے بارے میں معلومات جمع کرنے اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سرگرمیوں اور تیاریوں کو جائز طریقوں سے ظاہر کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

جہاں تک صحابہ کرام کا طرز عمل ہے تو اللہ ان سے راضی ہو، تو ان میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عمرو بن العاص کو نصیحت ہے۔ رضي الله عنه فقد جاء فيها: "اور اپنے جاسوس بھیج دیں کہ وہ ابو عبیدہ کی خبر لے کر آپ کے پاس آئیں اور اگر وہ اپنے دشمن پر غالب آجائے تو آپ فلسطین والوں سے لڑیں اور اگر وہ لشکر چاہتے ہیں تو اس کی طرف لشکر کے بعد لشکر بھیجیں[23].

حرام تجسس کے صورتیں:

پہلی صورت: مسلمانوں کے عیوب اور رازوں کی جاسوسی اور تجسس سے ان کے عیوب کو تلاش کرنا اور تجسس کی شوق کو تسکین دینا، خواہ یہ کان لگا کر سننے سے ہو، یا اسے دیکھنے سے ہو، اس میں نہ کسی جائز مقصد کا حصول ہو اور نہ اس کا مقصد متوقع نقصان دہ اثر کی روک تھام ہو۔

قران کریم کی دلیل: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ''[24].

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کو عیوب کی پیروی کی صریح ممانعت کی طرف رہنمائی فرمائی ہے، اس لیے کسی فرد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی پردہ پوشی کرے۔

سنت نبوی میں بھی تجسس کی ممانعت آئی ہے، حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں نبی مہربان ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔[25].

حضرت ابن عباس کا کہنا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے "جو نہ دیکھ خوب بیان کرتا ہے تو اسے جو کے دو دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے پر مجبور کیا جائے گا مگر وہ اس ک طاقت نہیں رہ سکے گا، اسی طرح کوئی آدمی کان لگا کر دوسروں کی باتیں سنتے ہو جبکہ لوگوں کو یہ کام پسند نہیں ہو تو اس کے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیانت کے دن ڈالا جائے گا، اسی طرح کوئی ذی روح کا تصویر بناتا ہے اسے عذاب ملے گا اور اس کو اس میں روح ڈالنے کا کہا جائے گا مگر وہ ایسا نہیں کر سکے گا[26].

یہ احادیث واضح طور پر لوگوں کے عیوب تلاش کرنے اور ان کے عیبوں کو ظاہر کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور خدا کے ہاں کسی بھی انسان کی حرمت کی عظمت کی وجہ سے شریعت نے کسی ایسے شخص کی آنکھ پھوڑنے کی اجازت دی ہے جو اس کی اجازت کے بغیر سوراخ یا کھڑکی سے کسی کے گھر جھانک کر دیکھتا ہے اور اس میں اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کے لئے حلال ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں[27].۔

دوسری صورت: دشمن کے لئے جاسوسی کرنا

سب سے گھناؤنے، قابل مذمت، اور خطرناک ترین جاسوسی وہ ہے جو ملک اور بندوں کو نقصان کی خاطر، خدا تعالیٰ اور مسلمانوں کے ساتھ خیانتکی خاطر کی جاتی ہے تا کہ اس کے ذریعہ دشمنوں کو آگاہ کیا جائے، مسلمانوں کی قوت کو تقسیم اور ان کو منتشر کیا جائے۔ پس اسی قسم کی جاسوسی اصل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانا ہے اور یہ بڑے خطرے کا باعث بنتا ہے کیونکہ جو بھی مسلم اس کو انجام دیتا ہے وہ مسلمانوں کے ہاں رہتا ہے اور اس کو وہ کچھ پتہ ہوتا ہے جو مسلمانوں کے بارے میں غیر مسلموں کو پتہ نہیں ہوتا، یہی سے وہ غیر مسلموں کی مدد کرتا ہے جو مسلمانوں کی شکست کا سبب بنتا ہے۔

اس کے علاوہ یہ عمل اسلام کے دشمنوں کی بیعت اور ان سے محبت کا اظہار ہے۔ اسی وجہ سے علمائے اسلام نے اس عظیم اور خطرناک جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی سزا کے متعلق بحث کی ہے اور جاسوس کے تین اقسام بتائے ہیں۔ 1۔ جاسوس جو مسلمان ہو۔ 2۔ جاسوس جس کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ ہو۔ 3۔ جاسوس حربی

جاسوس مسلمان کا حکم:

اگر کوئی مسلمان جنگ یا امن کے وقت دشمن کے فائدے کے لیے مسلمانوں کی جاسوسی کرے تو اس کے بارے میں فقہاء کے تین قول ہیں:

پہلا قول:

امام کے لیے اسے قتل کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اسے تعزیری سزا مارنے یا قید کرنے کی صورت میں دی جائے گی، اکثر فقہائے شافعیہ اور حنفیہ کا یہی کہنا ہے۔ حنابلہ کے ہاں یہ ظاہر قول ہے جس طرح کہ یہ بعض مالکیہ کا قول بھی ہے[28].

ان اصحاب کے دلائل

1- علیؓ کہتے ہے کہ مجھے، زبیر اور ابو مرثدؓ کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضہ خاخ پر پہنچو (جو مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے) ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے خاخ کے بدلے حاج کہا ہے۔ تو وہاں تمہیں ایک عورت (سارہ نامی) ملے گی اور اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو مشرکین مکہ کو لکھا گیا ہے تم وہ خط میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں پر دوڑے اور ہم نے اسے وہیں پکڑا جہاں نبی کریم ﷺ نے بتایا تھا۔ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار جارہی تھی حاطب بن ابی بلتعہؓ نے اہل مکہ کو نبی کریم ﷺ کی مکہ کو آنے کی خبر دی تھی۔ ہم نے اس عورت سے کہا کہ تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے وہ کہنی لگی کہ میں اپنے پاس کوئی خط نہیں رکھتی، پر ہم نے عورت کی تلاشی لی لیکن خط بر آمد نہیں ہوا۔ میرے رفیق بولا کہ خط تو معلوم نہیں ہوتا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ رسول اکرم ﷺ نے غلط بات نہیں فرمائی پھر علیؓ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے خط نکال دے ورنہ میں تجھے ننگی کروں گا اب وہ عورت اپنے نیفے کی طرف جھکی اس نے ایک چادر کمر پر باندھ رکھی تھی اور خط نکالا۔ اس کے بعد یہ لوگ خط نبی کریم ﷺ کے پاس لائے۔ عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئیے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حاطب! تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا کہ مجھے ہر حال میں اللہ اور اس کے نبی پر کامل یقین ہے۔ مجھے کسی تغیر و تبدیلی کا کوئی ارادہ نہیں ہے، خط ارسال کرنے سے مقصود صرف یہ تھا کہ (قریش کو جنگ کی اطلاع دوں) اس طرح کرنے سے یہ لوگ میرے احسان والے بن جائیں گے۔ آپ کے مہاجر اصحاب کا مکہ میں ایسے مددگار ضرور ہیں جو ان کے اولاد اور اموال کے محافظ ہیں[29].

حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ رازوں سے آگاہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے کی اجازت چاہی، کیونکہ حاطب کے اقرار سے ثابت ہوا کہ وہ جاسوسی کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر جاسوس کا قتل جائز ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اس کی قتل کی اجازت دیتی۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب اور دیگر کے بارے میں جو حکم دیا ہے وہ عام ہے یہاں تک کہ اس بات کا ثبوت آجائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ حاطب کے ساتھ خاص تھا یا مسلمانوں کے کسی ایسے گروہ کی طرف سے یہ بات سامنے آئے جو کسی سنت سے جاہل نہیں ہو سکتا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے جو فیصلہ کیا یہ عام فیصلہ ہے اور اس کا حاطب سے تخصیص کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے[30].

2- دلیل دوم: رسول اکرم کا ارشاد: کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق

نہیں، اس بات کی گواہی کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہو، ایسے شخص کا قتل جائز نہیں، سوا تین حالات میں، کسی کو قتل کرنے کی صورت میں، زنا کرے نکاح کے بعد، یا مسلمانوں کی جماعت چھوڑ کر دین سے نکلے [31]۔

اس حدیث سے خاص بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی مسلمان کا مسلمانوں کے راز یں افشاء کرنا یقینا بہت بڑا جرم تو ہو گا مگر یہ ایسی گناہ تو نہیں ہے جس کی ذریعہ وہ اسلام سے خارج ہو جائے کیونکہ کوئی بھی اس برائی کو کرتا ہے تو طمع اور لالچ میں کرتا ہے عقیدہ کی خرابی کی وجہ سے نہیں کرتا [32].

جاسوس کے بارے میں علماء کا دوسرا قول:

اگر کوئی مسلمان کافروں کی جاسوسی کرے تو اسے اس شرط پر قتل کیا جائے کہ جاسوسی دہرائی جائے اور اسے عادت بناڈالے، مالکیہ میں سے یہ عبدالملک بن ماجشون کا مذہب ہے [33].

اسصاحب نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ والے حدیث سے استدلال کیا ہے جو ابھی گزشتہ صفحہ پر ذکر ہوا، اس حدیث سے استدلال اس طرح ذکر کیا ہے کہ: کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے پہلید فعہ جاسوسی کی، اس نے جاسوسی کا اعادہ نہیں کیا، اور اس وجہ سے اسے قتل نہیں کیا گیا۔

اسی بنیاد پر حقیقت میں جاسوس نہیں ہوتا جب تک کہ وہ جاسوسی کو اپنے لیے عادت اور پیشہ کے طور پر نہ لے، اگر وہ اس طرح کرے تو اس کی سزا قتل ہو گی، اور اگر وہ اسے عادت نہ بنالے تو پھر اس سزا موت تو نہیں ہے البتہ اس کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے گی۔

قتل جاسوس کے بارے میں تیسرا قول:

اگر کوئی مسلمان کافروں کا جاسوس بن جائے تو اسے بالکل قتل کر دیا جائے گا، اور اس کا حکم وہی ہے جو فوجی جاسوس (مطلب محارب، یعنی مسلمانوں سے جو برسر جنگ ہو) یا مشرک جاسوس کا ہے، تاکہ یہ اسے اور دوسروں کو مسلمانوں کی جاسوسی سے باز رکھے اور یہ سب کے لئے نشان عبرت ہو، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے، اور یہ امام احمد سے ایک قول بھی ہے اور ان کے بعض اصحاب کا کہنا بھی یہی ہے [34]۔

ان علماء نے حضرت حاطب والی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اہل بدر میں سے تھا، قتل نہ کرنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ مسلمان تھا۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: "اسے قتل کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ مسلمان ہے، بلکہ یہ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات کو پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود فرما چکا ہے کہ " تم جو چاہو کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے [35].

نیز، حضرت عمر کا اسے قتل کرنے کی اجازت اس امر کی گواہی ہے کہ اسے قتل کرنا جائز تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اسے اس وجہ سے منع کیا کہ حاطب بدر والوں میں سے تھے[36]۔

قاضی شوکانی رقمطراز ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ کہنا: (یہ تو بدری صحابی ہے) اس بات میں ظاہر ہے کہ حاطب کو سزا سے بچنے کا سبب یہ تھا کہ وہ بدری صحابی تھے، اگر وہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوتا تو پھر قتل کا مستحق تھا پس اس میں ان لوگوں کے لئے دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ جاسوس کو ضرور قتل کیا جائے گا چاہئے مسلم کیوں نہ ہو[37].

بہتر اور راجح قول:

معلوم ہوتا ہے کہ بہتر قول ان لوگوں کا ہے جو کہتا ہے کہ جاسوس کی سزا ایک تادیبی (تعزیری) سزا ہے اور یہ کہ مسلمان جاسوس کا حکم امام کے سپرد ہے، لہٰذا وہ اس کے ساتھ جو کچھ مصلحت کے مطابق دیکھ کر کر سکتا ہے خواہ وہ مار پیٹ ہو، قید ہو یا قتل۔ اس قول کی بہتری درج ذیل وجوہ کی وجہ سے ہے۔

1- امام اس کو قتل کی سزا بطور تعزیر دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی جاسوسی کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی خدمت کرتا ہے، مسلمانوں کے خلاف نفرت اور بغض، دشمنوں سے محبت اور ان سے وفاداری اور مسلمانوں کے حقوق کی پامالی بھی کرتا ہے۔ پس امام کو اسے قتل کرنا چاہئے تاکہ دوسروں کے لئے نشان عبرت بن جائے۔

2- جاسوس جنگجو سے ملتا جلتا ہے، بلکہ اس سے زیادہ خطرناک اور بہت زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ جاسوس تمام مسلمانوں اور ان کے عوامی مفادات کو نقصان پہنچاتا ہے، کیونکہ وہ کسی چیز کو مخفی نہیں رکھتا، پس اس کا کام مسلمانوں کی ناکامی اور شکست کا باعث بنتا ہے، وہ مسلمانوں کو مار ڈالنے، ان کے گھروں کو تباہ کرنے میں، اور دشمن کو اس مقام پر پہنچانے میں جہاں وہ مسلمان جاسوس کے بغیر نہیں پہنچ سکتا، مدد کرتا ہے۔ اور اس کا یہ عمل اسلام اور مسلمانوں سے خیانت ہے، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور مسلمانوں سے حالت جنگ میں اور زمین میں فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فساد پھیلانے والوں کے متعلق کہا ہے "إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ"[38]. جو اللہ اور نبی علیہ السلام کے خلاف جنگ کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے اس کو قتل کرنا ان کی سزا ہے یا یہ ہے کہ اسے سولی پر چڑھادیا جائے یا اس طرح سزا دی جائے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کو کاٹا جائے، یا ان کو ملک بدر کرے، یہ ان کی دنیوی خواری اور ذلت ہے، آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔

3- حضرت حاطب رضی اللہ عنہ اور دوسرے جاسوس کی جاسوسی میں بہت بڑا فرق ہے، حضرت حاطب کا مقصد یہ ہرگز نہیں تھا کہ وہ مسلمانوں کے اسرار اور ان کے جنگی تیاریاں کافروں پر کھول دے تاکہ مسلمان ان کے مقابلے میں کمزور پڑھ جائے اور دشمن ان پر غالب آجائے بلکہ ان کا مقصد اپنے اہل وعیال کے لئے ہمدردی حاصل کرنا تھا۔ اس نے جو

کچھ کیا اس کی حقیقت اس سے آگے نہیں بڑھتی کہ وہ ایک راز افشا کر رہا تھا جسے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا، اس لیے اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کی۔

4- واضح رہے کہ عصر حاضر میں جاسوسی اور جنگی ذرائع کے جمع ہونے، ان کی کثرت اور باریکی کی وجہ سے اس کے اثرات ماضی سے مختلف ہیں، کیونکہ یہ تباہ کن ہے، اور اس کا نقصان دشمن کی فوج سے زیادہ سنگین ہو سکتا ہے، کیونکہیہ بموں اور میزائلوں کو مسلمانوں کی کمانڈ نگ کی جگہ پر بھیجتا ہے تا کہ انہیں ختم کیا جا سکے۔ پس آج کل جاسوسی کی وجہ سے معلومات حاصل کرنا ماضی کے بنسبت کہیں زیادہ خطرناک ہو سکتے ہیں لہذا جاسوس کی سزا قتل سے کم ہونے کا دعوی اگر ماضی میں اس کے درست ہونے کا امکان تھا لیکن اس دور میں دعوے کے سچے ہونے کا امکان بہت دور ہے۔

5- جن علماء نے مسلمان جاسوس کے قتل سے منع کیا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث سے استدلال کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس بات کی گواہی کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہو، ایسے شخص کا قتل جائز نہیں، سوا تین حالات میں، کسی کو قتل کرنے کی صورت میں، زنا کرے نکاح کے بعد، یا مسلمانوں کی جماعت چھوڑ کر دین سے نکلے [39]۔

لیکن اس حدیث سے ان کا استدلال مکمل نہیں ہوتا، کیونکہ ان تینوں کے علاوہ ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں شریعت نے ایک مسلمان کے قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابن الرجب حنبلی نے اس حدیث میں مذکور تینصورتوں کے علاوہ بہت سی ایسیصورتیں بیان کی ہیں جن میں مسلمان کا خون بہانا جائز ہے۔ اور پھر مسلمان جاسوس کا مثال دیا ہے اور کہا ہے کہ جن علماء نے مسلمان جاسوس کا قتل جائز کیا ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے دلیل پکڑا ہے جو نبی ﷺ نے حاطب کے بارے میں کہا تھا کہ: "اس نے غزوہ بدر میں حاضری دی ہے۔ اور اس نے یہ نہیں کہا کہ اس نے اس جرم کو لے کر نہیں آیا جو اس کے خون کو حلال قرار دیتا ہے، بلکہ اس نے اسے قتل کرنے کے لئے ایک رکاوٹ کی موجودگی کا جواز پیش کیا جو بدر میں حاضری ہے اور بدر والوں کے لئے خدا کی بخشش ہے۔ اور اس کے بعد والوں کے حق میں یہ رکاوٹ (بدر میں حاضری) دور ہو جاتی ہے۔[40]. خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے مفاد میں ہو تو کم از کم اسے تادیبی اقدام کے طور پر قتل کرنا جائز ہے۔، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابن القیم رحمہ اللہ نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے کہ اس کے بارے میں فیصلہ مسلمانوں کے امام کے سپرد ہے وہ مصلحت کے تحت اسے قتل بھی کر سکتا ہے۔[41]۔

معاصر علماء میں سے کچھ وہ ہیں جو مسلم جاسوس کے قتل کو واجب قرد یتے ہے کیونکہفسادی ہے اور اس کے ذریعہ بہت بڑا فساد پھیلتا ہے اور پھر دلیل میں حضرت حاطب کا قصہ پیش کیا اور کہا کہ اس کے قتل کی ممانعت میں صرف وجہ یہ

تھی کہ یہ بدری صحابی تھے[42].

بلکہ عبدالعزیز ولد باز نے تو یہاں تک کہا ہے کہ علماء اسلام کا اس بات پر اجماع ہے: جو: کفار کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف ہر قسم کی مدد کرتا ہے تو وہ انکے طرح کافر ہے[43]۔

گزشتہ وجوہ کی وجہ سے میں اس بات کو زیادہ راجح قرار دیتا ہوں کہ جاسوس مسلم کی سزا قتل ہونی چاہئے کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی مصلحت ہے۔ واللہ اعلم۔

غیر مسلم جاسوس کی سزا

غیر مسلم جاسوس کے تین اقسام ہیں۔ 1۔ ذمی۔ 2۔ مستامن۔ 3۔ محارب (جنگجو، بر سر جنگ)۔

ذمی جاسوس کی سزا

اگر جاسوس ذمی ہو تو اس کی سزا میں علماء اسلام کے تین آراء ہیں۔

پہلا قول: فقہائے احناف کا موقف

ذمی جاسوس کا عہد ذمہ جاسوسی سے نہیں توڑتا، خواہ شروط میں یہ بات (جاسوسی) شامل تھی یا نہ تھی، اور وہ اس کے ساتھ قتل ہونے کا مستحق نہیں ہے، بلکہ اس کو دردمند کیا جائے گا[44].

ان کی ایک دلیل حضرت حاطب سے متعلق حدیث ہے، اور وہ اس طرح کہ حضرت حاطب تجسس کی وجہ سے کافر نہیں ہوا کیونکہ اللہ تعالی نے اسے مؤمن سے پکارا ہے، اللہ کا فرمان ہے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ"[45]. مؤمنوں، میرے اور آپ کے دشمن عناصر کو کبھی اپنا دوست نہ بنائیں، تم ہو کہ دوستی کے پیغامات ان کی طرف ارسال کرتے ہو۔

اسی طرح اگر ذمی نے ایسا کیا تو اس سے اس کا معاہدہ امن نہیں ٹوٹے گا سوائے اس الَّذِينَ آمَنُوا کے جس کے خلاف گواہی سے قتل ثابت ہو، پھر ہم اس سے بدلہ لے گے۔[46].

اس گروہ کی دوسری دلیل ابولبابہ بن المنذر کی حدیث ہے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اتر آئیں فرما۔ چنانچہ انہوں نے اسی کے متعلق اس سے مشورہ کیا تو اس نے گلے کی طرف اشارہ کیا[47]، اس کے بارے میں اللہ نے یہ ارشاد فرمایا "يَا أَيُّهَا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ"[48] اے مؤمنوں، اللہ اور اس کے نبی سے خیانت کا معاملہ نہ کریں۔ اس حدیث سے دلیل اس طرح بنتا ہے کہ اس نے خبر دی اور اس سے متعلق آگاہی دی جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ سے چاہتے تھے اور اس کے باوجود وہ مومن کہلائے۔ اس کا فعل ایمان کے منافی نہیں قرار دے دیا گیا پس اگر مومن کا ایمان جاسوسی سے نہیں جاتا تو اسی طرح ذمی کے ساتھ امن کا معاہدہ

بھی جاسوسی کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا [49].

دوسرا قول: اکثر شافعیہ

ذمی جاسوس کا قتل جائز نہیں اور امن کا عہد باطل متصور نہیں ہو گا الا یہ کہ اس کے ساتھ جاسوسی نہ کرنے کا شرط اور عہد لگایا جاچکا ہو[50]. ۔

اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر معاہدہ میں جاسوسی اور ہر وہ چیز جو مسلمانوں کو نقصان پہنچاتی ہے بند کرنے کی شرط نہ رکھی گئی ہو تو پھر جاسوسی سے ان کا عہد امن باطل اور ختم نہیں ہوتا۔ البتہ اگر معاہدہ میں یہ شرط ہو کہ وہ اس سے باز رہیں تو خلاف ورزی کی صورت میں معاہدہ باطل ہو جاتا ہے۔

تیسرا مذہب: مالک، احمد اوزاعی کا ہے۔

جاسوسی سے ذمی کا عہد امن ختم ہو جاتا ہے، اور امام اسے قتل، پھانسی دینے میں، یا غلام بنانے میں اختیار ہے [51].

1- یہ لوگ دلیل میں فرات بن حیان کی حدیث پیش کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ ابوسفیان کی طرف سے جاسوس بن کر آیا تھا اور وہ انصار کے ایک آدمی کا حلیف تھا تو وہ انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا: اسلام قبول کر چکا ہوں۔ انصار میں کے ایک فرد نے فرمایا: اے اللہ کے نبی وہ کہتا ہے: میں مسلمان ہو چکا ہوں، اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں کچھ لوگ موجود ہیں کہ ہم اسے ان کے ایمان کے حوالہ کر دیتے ہیں، ان چند میں ایک فرات بن حیان بھی ہے [52].

ذمی جاسوس کے قتل کا جائز ہونا یہ ارشاد مبارک اس طرح ظاہر و معلوم ہو سکے کہ ابن حیان مسلمانوں میں رہتا تھا اور ذمی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جاسوسی کے ثبوت کے بعد) حکم دیا کہ اسے قتل کیا جائے۔ قتل ہونے سے بچاؤ کا سبب صرف اس کے اسلام کا قبول کرنا تھا، اگر قتل جاسوس ذمی حلال نہ ہوتے رسول علیہ السلام اس کو قتل کرنے کا حکم کیوں صادر فرماتا؟

قاضی شوکانی لکھتے ہیں: فرات کا یہ حدیث جاسوس ذمی کے قتل کے جواز پر دلالت کرتا ہے [53].

دوسری دلیل: ذمی کے ساتھ جو امن کا معاہدہ ہوا ہے اس کا ایک تقاضہ یہ ہے کہ ذمی ہر وہ بات اور فعل نہیں کرے گا جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہو، اگر وہ ایسا کرے تو اس کا عہد ختم ہو جائے گا اور پھر اس کا قتل جائز ہو گا [54].

راجح اور بہتر قول

بغیر کسی شک کے ذمی اسلامی معاشرے کا ایک فرد ہے، اور جو احکام مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں وہ اس پر لاگو ہوتے ہیں، اور اسے ان جرائم کی سزا دی جاتی ہے جو وہ کرتا ہے اور جاسوس کو جو سزا دی جاتی ہے وہ قانونی طور پر متعین نہیں ہے، بلکہ

یہ ان جملہ سزاؤں میں سے ایک ہے جو غیر جنگجو کافر کو بطور تعزیز (تادیبی) دی جاتی ہے اور اسی قسم کی سزا ہو تو اس کا تعین امام کی رائے کے مطابق کیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کے مفاد عامہ کو دیکھ کر فیصلہ کرے گا۔ تو وہ اگر مناسب سمجھے تو تعزیر کو قتل کی حد تک بھی پہنچا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مالک اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ امام اس جاسوس ذمی کو قتل کر یے تا کہ اس کو اپنے عمل کی سزا ملے اور مسلمانوں اس کے شر سے محفوظ ہو جائے اور معاشرہ پر امن رہے۔

جاسوس مستامن کا حکم (بلاد اسلامیہ میں معاہدہ امن کے تحت داخل ہونے والا کافر)۔

متفقہ صورت: اگر مستامن ایک معین مدت کے لیے معاہدہ امن کی ذریعہ سے دارالسلام میں داخل ہو جائے اور اس کے لیے یہ شرط رکھی گئی ہو کہ وہ مسلمانوں کے عیبوں کی جاسوسی نہ کرے اور نہ ہی ان کے عیوب کو تحریری طور پر یا دوسری چیزوں سے ظاہر کرے تو پھر اسی قسم کے معاہد کا عہد امن جاسوسی سے ٹوٹے گا اور یہ بات اتفاقی ہے(55).

لیکن اگر کوئی مستامن ایک معین مدت کے لیے معاہدہ امن سے دارالسلام میں داخل ہوا ہو اور اس کے لیے یہ شرط نہ ہو کہ وہ جاسوسی نہ کرے تو اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

پہلا قول:

مستامن اگر جاسوسی کرے تو اس سے اس کا امن ختم ہو گیا اور اس کی سز قتل ہے الا یہ کہ امام مناسب سمجھے تو اس کو غلام بھی بنا سکتا ہے، یہ قول امام اوزاعی، قاضی ابو یوسف، مالکیہ اور حنابلہ کا ہے(56).

دلیل: ان کے دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ عہد امان کا تقاضہ یہ ہے کہ مستامن جاسوسی نہیں کرے گا بلکہ اس سے پرہیز کرے گا آب اگر مستامن جاسوسی کرے تو اس سے اس کا امن ٹوٹ جائے گا، آب اگر ہم کہے کہ اس سے اس کا معاہدہ امن نہیں ٹوٹا تو اس سے مسلمانوں کی رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا اور یہ مسلمانوں کے ساتھ ایک مذاق ہو گا(57).

دوسرا قول:

اگر مستامن دشمن کو خط لکھے یا مسلمانوں کے عیوب سے آگاہ کرنے کے لیے خود نکلے تو اسے سخت سزا دی جائے گی قید بھی کیا جائے گا مگر قتل نہیں کیا جائے گا، اور اس سے اس کا عہد نہیں ٹوٹے گا، یہ حضرات حنفیہ کا قول ہے(58).

دلیل: ان اصحاب کی دلیل حدیث حضرت حاطب اور حدیث ابولبابۃ المنذر اور آیات قرآنیہ ہیں(59)، یہ کام اگر مسلمان کرتا تو اس سے اس کا ایمان نہیں جاتا پس اگر اسے کوئی مستامن کرے تو اس سے اس کا معاہدہ امن نہیں ٹوٹتا(60).

مستامن جاسوس کے معاملے میں صحیح رائے یہ ہے کہ اس کے بارے میں فیصلہ مسلمانوں کے امام کو سپرد کیا جائے گا وہ اس کے ساتھ جو چاہے کر سکتا ہے، جس میں مار پیٹ، قید اور ملک بدر کرنا شامل ہے، جیسا کہ وہ اسے قتل کرنے کا حکم بھی دے سکتا ہے۔ وہ اپنے ارد گرد کے حالات اور جرم کی شدت اور سنگینی کے مطابق جاسوس کے متعلق حکم دینے کا مجاز

ہے، کیونکہ مستامن کو دارالسلام میں داخلے کی اجازت اس شرط پر ہے (خواہ اس شرط کی تصریح ہی کیوں نہیں کی گئی ہو) کہ وہ ہر اس قول اور فعل سے دور رہے گا جس سے مسلمانوں کے اموال اور نفوس کو نقصان پہنچتا ہو یا اس کی وجہ سے مسلمان کمزور بنتے جارہے ہو۔ آب ان جیسے لوگوں کو سخت ترین سزا دینے میں غفلت برتنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں غفلت ریاستوں کے سامنے مسلمانوں کے وقار اور ان کے حقوق کو نقصان پہنچانے، اور ان پر دشمن کی دلاوری کی باعث بنے گی۔ اور اگر اس کے ساتھ سزامیں نرمی برتی جائے تو پھر جاسوس اس کا غلط فائدہ اٹھاکر مسلم ریاستوں میں فسادات کے لئے گھومے پھرے گا کیونکہ دشمن کے لئے وہ جو خدمات سرانجام دے گا وہ اس سزا کے بنسبت بہت زیادہ وزنی ہونگے، اس لئے بہتر اس کے حق میں یہ ہے کہ امام جو بھی سزا تجویز کرے اور اس کو مصلحت سمجھے تو وہ اس کے حق میں نافذ ہوگا[61].

جاسوس حربی کا حکم (غیر معاہد کافر)۔

فرقہ ہادویہ کے علاوہ یہ تمام علماء کا اتفاقیہ بات ہیں کہ جاسوس حربی کو قتل کیا جائے گا[62] انہوں نے اس مدعا کے اثبات کے لئے درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

سلمہ بن اکوع روایت کرتا ہے کہ ہم رسول اکرم ص کے ساتھ ہوازن کے خلاف قتال کرتے تھے۔ ایک دن صبح کے ناشتے کا وقت تھا اسی وقت آیا ایک شخص جو سرخ رنگ اونٹ پر سوار ہوا تھا اس کو بٹھایا گیا اور ایک تسمہ اس کے کمر سے نکالا گیا اور اس سے باندھا گیا۔ اس کے بعد وہ آدمی آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھتا تھا (وہ کافروں کے لیے جاسوس کرتا تھا) راوی کہتا ہے: ہم میں سے کچھ لوگ ناتواں تھے اور بعض پیدل بھی تھے۔ وہ اچانک اپنے اونٹ کی طرف دوڑا اور اس کا تسمہ کھول دیا اور اسے بٹھادیا اور اس پر بیٹھ گئے اور اونٹ کو بھگایا اور کافروں کی طرف خبریں پہنچانے کے لیے چلا۔ ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر۔ سلمہ نے کہا: میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اس کے تعاقب میں جارہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آگیا اور آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑلی اس کو بٹھایا جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تھے جو تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا: "کس نے مارا اس مرد کو؟" لوگوں نے کہا: اکوع کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے[63].

یہ حدیث فوجی جاسوس کو قتل کرنے کے جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے سلمہ بن الاکوع کے عمل کے بارے میں (جو جاسوس کا قتل تھا، حدیث کے خط کشیدہ الفاظ سے معلوم ہوتا ہے) رضامندی کا اظہار کیا۔

امام بغوی رقمطراز ہے: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ جو شخص اہل جنگ میں سے بغیر معاہدہ امن کے دارالسلام میں داخل ہو تو اس کا قتل جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوئی کہ ذمیوں میں سے جو بھی کافروں کی جاسوسی کرے تو یہ عہد کی

خلاف ورزی ہے، اور اس سے اس کا عہد ختم ہو جائے گا(64)۔

نتائج بحث:۔

1-قرآن وسنت نے جاسوس اور جاسوسی سے متعلقہ احکامات کو وضوح کے ساتھ بیان کی ہیں۔

2- تجسس بنیادی طور پر حرام اور ممنوع ہے، مشروعیت استثنائی صورتوں میں ہے۔

3-مشکوک افراد اور مجرموں کے خلاف ریاستی جاسوسی، ان کا سراغ لگانا، اور رعایا کی حالت پر نظر رکھنے کے لئے جاسوسی جائز ہے۔

4-حکمران کا اپنی رعیت کے حال احوال معلوم کرنے کے لئے تاکہ حقیقت تک رسائی ہو جائے، مظلوم اور غریبوں کی پہچان ہو جائے، اس قسم کا تجسس بھی جائز ہے۔

5-شکوک وشبہات اور گمراہی میں مبتلا لوگوں کا تعاقب کرنا اور امن وامان کے حصول اور شہریوں کو سکون پہنچانے کے لیے جاسوسوں کی تقرری جائز جاسوسی سے ہے۔

6-ملت اسلامیہ کو جارحیت سے بچانے کے لیے، اور دشمنوں پر فتح کے لیے صحیح منصوبہ بندی کرنا، اور ریاست کی دشمنوں کی چالوں اور تدبیروں سے پوری طرح باخبر ہونا اور ان باتوں سے جن کو وہ چھپاتے ہیں، دشمنوں کے خلاف جاسوسی کرنا ریاست کے لیے جائز ہے۔

7۔ جاسوسی اور تجسس سے مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنا اور تجسس کی شوق کو تسکین دینا، خواہ یہ کان لگا کر سننے سے ہو، یا اسے دیکھنے سے ہو، اس میں نہ کسی جائز مقصد کا حصول ہو اور نہ اس کا مقصد متوقع نقصان دہ اثر کی روک تھام ہو، بالکل حرام اور ممنوع ہے۔

8-سب سے زیادہ گھناونا، قابل مذمت، اور خطرناک کام اپنے ملک اور قوم کے خلاف دشمن کے لئے جاسوسی کرنا ہے اس نیت سے کہ دشمنوں کو مسلمانوں کے منصوبوں سے آگاہ کیا جاسکے۔

9-کوئی مسلمان دشمن کے فائدے کے لئے مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرے، تو اس میں تین اقوال ہیں۔ 1۔اسے قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ 2۔اسے اس شرط پر قتل کرنا جائز ہے اگر کہ جاسوسی بار بار کرے اور اسی کو عادت بنا ڈالے۔ 3۔اسے مطلقا قتل کردیا جائے۔

10۔ جاسوس اہل ذمہ سے (معاہدین) ہو تو جاسوسی کرنے سے اس کا معاہدہ امن ٹوٹتا ہے اور اسے قتل کرنا جائز ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

(1) ابن منظور، لسان العرب، طبع اول دار صادر بیروت 337/7، ابن درید جمهرة اللغة 89/1، تهذیب اللغة 242/10، 241، المصباح المنیر 101/1، مختار الصحاح 44/1، تاج العروسصفحہ 15 طبع دار الهدایہ /499، القاموس المحیط690/1.

Ibn e Manzoor, lisanul arab,tab dar sader birot 7/337.Ibni Durid,Jamharat ul ullagha1/89,Tahzebul lugha10/242,Al misbahul Munir1/101,Mukhtar ul 1Sihah1/144.Taj ul uroos safha 15.Al qamos ul Muheet1/690.

(2) ابن منظور، لسان العرب 39/6، 38، تهذیب اللغة 428/3۔

Ibn e Manzoor, lisanul arab 6/39 Tahzebul lugha3/428,

(3) ابن منظور، لسان العرب 38/6، تاج العروس 580/16.

Ibn e Manzoor, lisanul arab 6/38, Taj ul uroos16/580

(4) ابن منظور، لسان العرب، 38/6، /101، تاج العروس،الزبيدي, محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني, 499/15۔مختار الصحاح,محمد بن ابي بكر الرازي, طبع پنجم، مکتبہ عصریہ بیروت، 1420ھ.صفحہ 44.

Ibn e Manzoor, lisanul arab 6/38, Taj ul uroos15/499.Mukhtar ul Sihah,Muhammad bin abi bakar al raze P.44

(5) ابن فارس،ابو الحسين احمد،معجم مقاييس اللغة،طبع دار الفکر 1399ھ 414/1.

Ibni Faris,abul Husaain ahmad,Mujam ul mqayes ul lugha tab darul fikar 1/414.

(6)ابن عابدین،محمدامین، الدر المختار،طبع دارالفکر 1386ھ، 349/3.

Ibni Abiden,Muhammad Amin, Al durul Mukhtar,tab darul fikar 3/349.

(7) ابن حجرعسقلانی،احمد بن علی،فتح الباري،طبع دار المعرفہ بیروت 1379ھ168/6،قاضی شوکانی،محمد بن علي بن محمد,نيل الأوطار، 100/8.

Ibni Hajar al saqalani,ahmad bin ali,Fathul Bari,tab darul marefa birot 6/168, Qazi shawkane,Muhammad bin Ali bin Muhammad,Nilul awtar 8/100.

(8) زیلعی،فخر الدین عثمان بن علی، تبيين الحقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ،طبع اول المطبعہ الکبری الامیریہ – بولاق، القاہرة، 1313ھ. 268/3۔

Zaily, Fakhru din Usman bin Ali,Tabyen ul Haqayeq,tab almtbatul kubra al ameriya bolaq al qahera 3/268.

(9) محمد خرشی مالكيِ، شرح الخرشي على مختصر خليل، طبع دار الفكر للطباعہ بیروت119/3۔

Muhammad Khurshe,sharhul Khurshee ala mukhtasar Khalil,tab darul fikar

birot3/119.

(10) محمد بن سعد الغامدي، عقوبة الإعدام،طبع مكتبه دار السلام الرياض 1413ھ صفحه 463.
Muhammad bin saad al ghamidi,uqoat ul adam,tab maktab darul slam riaz p.463.

(11) المنجد في اللغة والأعلام، مادة جس صفحه 90. Al mujid fil lugha wl alam mada jas p 90.

(12) الماوردي،ابو الحسين،الأحكام السلطانية ، طبع دارالحديث القاهرة366/1. al mawarde,abul husen,al ahkamu sultaneya tab darul hades qahera 1/366.

(13) الغزالي،ابو حامد محمد،إحياء علوم الدين، طبع دارالمعرفه بيروت. 325/2 Al ghazli,abi hamid Muhammad ,Ihyaul uloom din tab darul marefa 2/325.

(14) محمد راكان الدغمي، التجسس وأحكامه في الشريعة الإسلامية صفحه 133، عقوبة الإعدام صفحه 469.
Muhamnad rakan al daghme,al tajus wa ahkamuho fil sharia islamia p 313, uqoat ul adam p.469

(15) ابن كثير، البداية والنهاية، تحقيق: علي شير طبع دار إحياء التراث العربي 1408 ھ. 153/7 Ibni kaser.al bedaya wal nehaya tahqeq ali sher ,tab dar ihya turas arabee 7/153.

(16) ابن كثير، البداية والنهاية153/7۔ Ibni kaser.al bedaya wal nehaya7/153

(17) امام الحرمين الجويني، غياث الأمم والتياث الظلم، تحقيق د. فؤاد عبد المنعم، د. مصطفى حلمي. طبع دار الدعوة، الاسكندريه، 1979، 169/1. Imamul haramin,al juwene,Gheyasul umam wa teayasul zulam tahqeq fawad abdul munemm ,Mustafa hukmi tab dar dawa askandareya

(18) سورت انفال آیت نمبر 60. suratu ul anfal ayat 60.

(19) سورت نساء آیت 71. surat nisa ayat 71.

(20) امام بخاری،محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح،طبع دوم مكتبه دار السلام بالرياض، 1419ھ.صفحه 471 رقم حديث2846۔
Imam bukhari,Muhamad bi ismail,aljame al saheeh,tab dom maktaba dar salam riaz p 471,raqm hades 2846.

(21)صحیح مسلم کے تمام نسخہ جات میں یہ نام اسی طرح ذکر ہے (ایک باء مضموم،دو مفتوح سین کے ساتھ،دونوں کے درمیان یاء ہے)ابن حجر نے کہا کہ اس کے نام میں اختلاف ہے پھر کہا:حق بات یہ ہے کہ یہ بسبسة بن عمرو،مطلب دو باء کے ساتھ،دونوں سین مفتوح،اور ان کے درمیان یاء کے ساتھ(الإصابة 288/1.) Saheh msulim ki tamam nushkta jat mi ye nam ese tarah zekar hy,ibni hajar ny kha hy ki es nam mi ikhtelaf hy per kaha ki haq bat yi hy ki ye basesa bin umr hy matlab do baa ki saat dono sen maftoh awr

In ky darmeyan yaa ki satt(il esaba 1/288.

(22)امام مسلم، الجامع الصحيح،طبع دوم طبع دار السلام للنشر والتوزيع بالرياض،كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيدصفحه 850 ۔ imam muslim ,al jame sheh tab dom dar salam lilnashr wal tawzee raiz kitabul iamra ,babo sabotul jana lil shaheed p 850.

(23)محمد بن عمر الواقدي، فتوح الشام طبع اول دارالكتب العلمية بيروت 1417هـ. 207هـ 14/1. Muhmmad bin umr al waqidi,futuh al sham tab awal dar kutub ilelmiya biroot 1/14.

(24) سورت حجرات، آيت 12.12 Surat Hujrat ayat

(25) امام مسلم، الجامع الصحيح، كتاب البر والصلة، صفحه 1123 6538۔ Imam Muslim ,al jameul shaeed,kitabul beri wasela p 1123.

(26) امام بخاري، الجامع الصحيح،كتاب التعبيرصفحه 1214 رقم حديث 7042،الحميدي، ابو بكر عبد الله بن الزبير, المسند, رقم حديث531- Imam bukhari ,al jame ul shaeeh ,kitabul taber p 1214 raqam hades 7042,al humede,abu bakar abdulllah bon zuber,Al Musnad rqam hades 531.

(27) امام مسلم، الجامع الصحيح،كتاب الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره صفحه 961 رقم حديث -,al jame shahed,kitabu adab,babo tahrem al nazar p 961,rqam hades 56425642 Imam Muslim

(28) الشافعي،محمد بن ادريس،الأم،طبع دار المعرفه بيروت 1410هـ. 250/4،الشيرازي،ابراهيم بن علي بن يوسف المهذب،طبع اول دار صادر بيروت 242/2،السرخسي،محمد بن احمد بن ابي سهل، المبسوط،طبع دارالمعرفه بيروت 147/10، 146، البحر الرائق 5/ 125، زاد المعاد، طبع موسسة الرساله بيروت،1415ھ۔3/ 423، 422، كشاف القناع عن متن الإقناع،طبع دار الفكر 1402ھ۔ 53/3،القرطبي، الجامع لأحكام القرآن 53/18، النووي، المنهاج بشرح صحيح مسلم بن الحجاج203/6.

Al shafi,Muhammad bin idres .al um,tab darul marefa borot 4/250,alsheraze, abrahim bin ali bin yousaf,Al Muhazab tab awal dar sader birot 2/242.Al Sarkhsee,muhmmad bin ahmad binabi sahal ,Al mabsoot tab darul marefa birot 10/147,al bahru rayeq 5/125,azdul maad biroot 3/423,424,kshaful qanaa dar fekar 3/53.al qurtabi ,al jame liahkame alquran 18/18,al nawawee,alminhaj sharhul al msulim 6/203.

(29) امام بخارى، الجامع الصحيح،كتاب الجهاد والسير، صفحه 496 رقم3007۔ Imam bukhari ,al jame al sheh,kitabul jihad wa seyar safha 496 raqam 3007.

(30) الشافعي، الأم 250/4. Al shafi,Al um 4/250.

(31)امام احمد، المسند، تحقيق: شعيب الأرنؤوط طبع دوم، مؤسسة الرسالة، بيروت1433هـ382/1، محقق کے

نزدیک یہ حدیث ٹھیک ہے اور بخاری ومسلم کے معیار کے مطابق ہے.13/6)،صحيح البخاري ،صفحہ 471رقم حديث 6484,صحيح مسلم، صفحہ385رقم حديث 3777- Imam Ahamd,Al Musnad,thqeq,shuaib arnawoot tab dom masesa resala birot 1/382,Shehul bukhari safha 471, Sheh muslim safha 385 raqam 3777.

(32) الشيباني, محمد بن الحسن,شرح السير الكبير5،طبع اول دارالكتب العلمیہ بيروت229/1. Al shebani,Muhammad bin al hasn ,sharsh al seyarul kaber tab awal darul kutub al ilimia birot 1/229

(33) قرطبي، جامع احكام القرآن،طبع دار عالم الكتب، الرياض،1423ھ۔ 53/18،ابن عربی, أحكام القرآن 7 / 296 النووي، المنهاج بشرح صحيح مسلم بن الحجاج12 /67، ابن بطال،طبع مكتبة الرشد رياض،1423ھ۔شرح صحيح البخاري1 /164. qurtabi ,al jamee ahkamul quran tab dar alamul kutub birot riaz 18/53,Ibni arabi ahkam ul quran 7/296.al minhaj sharj muslim bin hajaj 12/67,Ibn batal sharh shehul bukhai1/64.

(34) ابن القيم، زاد المعاد 3/ 423، شرح مختصر خليل3/119، النووي، المنهاج بشرح صحيح مسلم بن الحجاج67/12، تفسير القرطبي 53/18، ابن تيمية ، مجموع الفتاوى 345/28. Ibn ul qayem ,zad bni ul madd 3/423,sharh mukhtasar Khalil 3/119,al nawawee,al minhaj sharh muslim bin hajaj 12/67,tafserul qurtabi 18/53,Ibni temiya ,majmoo ul fatawa28/345.

(35) محمود الآلوسي، روح المعاني،طبع دار احياء التراث العربي – بيروت 449/1، زاد المعاد 422/3. Mahmood al aloosi,Roohul maanee,tab dar ihya turase arabi biroot 1/449.zadul maad 3/422

(36) ابن حجر، فتح الباري 310/12. Ibni hajar ,fathul bari 12/310

(37) الشوكاني،محمد بن على،نيل الأوطار: 13/8. Al shawkani ,Muhammad bin ali nil ul awtar 8/13.

(38) سورت مائدہ، آیت 33. Surat mayeda ayat 33.

(39)امام احمد، المسند محقق کے نزدیک یہ حدیث ٹھیک ہے اور بخاری ومسلم کے معیار کے مطابق ہے.13/6)،صحيح البخاري ،صفحہ471رقم حديث1221,صحيح مسلم،صفحہ385رقم حديث3777-6484.
Imam ahmad ,al musnad 6/13,muhqeq ki nezdek ye hades tek hy awr bukhari awr muslim ky mayat ki mutabiq hy.shehul bukhari safha 471 rqam hahes 1221,shheh muslim safha 385 raqam hades 3777.

(40) ابن رجب الحنبلي، جامع العلوم والحكم،طبع اول دارالمعرفہ بيروت 1408ھ۔صفحہ 129. Ibni rajab al hanbalee,jame ulomul wl hekam tab awal dar marefa birot safha 129.

(41) ابن القيم، زاد المعاد 423/3. Ibni qayem zadul maad 3/223.

(42) محمد بن صالح العثيمين، شرح رياض الصالحين،طبع سوم دارالوفاء 1426هـ 2/ 19. Muhammad bin salih al usemen,sharh riaz ul salihen tab soom dar ul waafa 2/19.

(43) عبد العزيز بن باز، مجموع الفتاوى والمقالات 274/1. Abdul Aziz bin baaz ,majmoo ul fatawa 1/274,

(44) السرخسي، شرح السير الكبير 5/ 229، بدائع الصنا ئع 113/7، السرخسي، المبسوط 146/10. Al sarkhsee,sharh al seyarul kaber 5/229,al sarkhsee al mabsoot 10/146

(45) سورت ممتحنہ آیت 1. Surat mumtahena ayat 1.

(46) السرخسي، المبسوط 147/10. Al sarkhsee al mabsoot 10/147.

(47) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ231/3. Ibni kaser ,al seratul nabweya 3/231

(48) سورت انفال آیت 27. Surat anfal ayat 27

(49) السرخسي، المبسوط 147/10، شرح السير الكبير 215/1. Al sarkhsee,al mabsot10/147,sharsh al seyarul kaber 1/251

(50) النووي، روضة الطالبين،طبع دارالكتب العلمیہ بیروت۔ 329/10.مغني المحتاج،طبع دارالفكر بیروت۔ 258/2.نهاية المحتاج،طبع دار الفكر بيروت 1404هـ.104/8، الإقناع،طبع دارالمعرفہ بيروت 573/2، تحفة المحتاج،طبع اول دار حراء مکہ مکرمہ 1406هـ 17/1. Al nawawee,rawzatul talibin tab darul kutub Arabia birot 10/329.Mughne al muhtaj tab darul fikar birot 2/258,nehayatul muhtaj tab darul fikar birot 8/104,Al iqnaa tab dar ul marefaa birot 2/573.tuhfatul muhtaj dar hira makka muarama 1/17

(51)ابو عبد الله محمد طرابلسی، مواهب جليل شرح مختصر سیدی خليل 553/4، القرطبي، الجامع لأحكام القرآن 53/18. منح الجليل163/3،الماوردی، الإنصاف،طبع اول،دار إحياء التراث العربي بيروت،1419هـ 182/4، الروض المربع شرح زاد المستقنع،تحقيق:سعيد محمد لحام،طبع دارالفكر بيروت 205/1، المغني،طبع اول دارالفكر بيروت 1405هـ596/10.

Abo Abdullah Muhammad tarablse,mawahibil jalil 4/553.al qurtabi,ahkamul quran 18/53.almawarde,Al insaf tab awal birot 4/182.al rawzul muraba sharh zadul mustaqnaa tahqiq saeed muhamad laham tab darul fia birot1/205.Al mughni tab awal darul fikar 10/596.

(52) امام ابوداؤد، السنن، کتاب الجہاد، باب في الجاسوس الذمي صفحہ 383 رقم حدیث 2652، امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث ٹھیک ہے بخاری و مسلم کے شروط کے مطابق ہے،حافظ ذہبی نے حاکم سے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیاہے(مستدرک آز امام حاکم 126/2)۔

Imam Abo daowod ,al sunan kitabul jihad ,babo fil jasos al zemee safha 383 raqam hades 2652,hakim kiht hy ye hades shekhyn ky sharoto ky mutabiq y .hafiz zahabi ny hakim ky sat es hadws ki sehat par itefaq keya hy

(53) الشوكاني، نيل الأوطار 8/ 112 Al shawkane,nilul awtar 8/122

(54) السرخسي، شرح السير الكبير325/1. Al sarkhsww,sharhul seyar kabeer 1/325

(55) ابن حجر، فتح الباري 169/6، بدر الدين عينى،عمدة القاري 137/22. Ibni hajar,fathul baro 6/1Badru din ini,umdatul qari 2213769,

(56) النووي، المنهاج بشرح صحيح مسلم بن الحجاج203/6، الإنصاف في مسائل الخلاف 182/4، الروض المربع شرح زاد المستنقع في اختصار المقنع 1/ 205، القرطبي، الجامع لأحكام القرآن 18/ 53، كتاب الخراج،طبع سوم،مطبعہ سلفیہ قاہرہ1302ھ۔ 190/1، منح الجليل 163/3، مواهب الجليل،كتاب الجهاد 553/4.

Al nawawee.mihaj sharsh muslim bin hajaj 6/203.Al insaf fi masayel khelaf 4/182, Al rawzol murabaa sharsh zadul almustaqna fi ikhtesar al muqana 1/205,al jameul liahkame al quran 18/53.kitabul kheraj tab som mtaba salfia qahera 1/190.mawahibul jalil ,kitabul jihad4/553.

(57) الخرشي، شرح مختصر خليل119/3، شرح السير الكبير325/1. Al khurshee sharsh mukhtasat Khalil 3/119.sharsh alseyarul kaber 1/325

(58) السرخسي، المبسوط 145/10، البحر الرائق 125/5. Al sarakhse,al mabsoot 101/45, Al bahru rayeq 5/125.

(59) یہ احادیث اور آیات عنقرب پچھلے صفحات میں گزرچکے ہیں۔ ye ahades awr ayat anqareeb pechly safhat par guzar choky hy

(60) السرخسي، المبسوط 86/10. Al sarakhse,al mabsoot 10145.

(61) محمد راكان الدغمي، التجسس وأحكامه في الشريعة الإسلامية صفحہ 176. Muhammad rakan al daghmee,al tajasoos wa ahkamoho fil sharia islamia safha 176.

(62) النووي، المنهاج بشرح صحيح مسلم بن الحجاج203/6، فتح الباري 169/6، نيل الأوطار8/ 112، كتاب الخراج 189/1، مواهب الجليل لشرح مختصر خليل، باب الجہاد وانواعه 357/3، النووي، المجموع شرح المهذب، كتاب السير 342/19.

Al nawawee.mihaj sharsh muslim bin hajaj 6/169,fathul bari 6/169.nilul awtar 8/112.kitabul khefaj 1/89,mawhibil jalil sharh mukhtasr Khalil ,babul jihad 3/357,Al nawawee.al majmoo sharsh ul muhaab kitabul seyar 19/342.

(63) امام مسلم، الجامع الصحيح، كتاب الجهاد والسير، صفحہ 776 رقم حديث 4572. صحيح البخارى، كتاب الجہاد والسير، صفحہ 504 رقم حديث3051. Imam muslim,al jamee al shahed kitabul jihad wa seyar safha 776. Shahehul bukhari kitabul jihad wa seyar safha 504.

(64) البغوي، شرح السنة 11/ 71. Al baghaweee ,sharsh ul sunaa 11/71.